اسلام ایک زندہ معجزہ ہے

ایک نومسلم یہودی کی تازہ شہادت

از جناب خالد کمال مبارکپوری

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ یہودیوں کے بڑے جید عالم تھے۔ جب ان کو حقیقت کی تلاش نے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا اور ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو انصار نے ان کا بڑا شاندار استقبال کیا انھوں نے وہاں رہ کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کا اپنے علم کی روشنی میں مطالعہ کیا تو ان پر اسلام کی حقیقت اچھی طرح واضح ہوگئی اور بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ آپ کے اسلام لانے سے یہود کو بڑی ذلت اٹھانی پڑی اس موقع پر یہ آیتیں نازل ہوئیں

وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ (سورہ احقاف ۹) — بنی اسرائیل میں سے کوئی گواہ اس جیسی کتاب پر گواہی دے

یہ آیت بھی اس واقعہ سے متعلق ہے۔

قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ (سورہ رعد ۴۳) — آپ فرما دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان میری نبوت پر اللہ تعالیٰ اور وہ شخص جس کے پاس کتاب آسمانی کا علم ہے کافی گواہ ہیں۔

اس طرح اسلام تمام لوگوں کے لئے اپنا دامن وسیع رکھتا ہے اور مسلمانوں کو درجات عالیہ عطا کرتا ہے چاہے وہ غلام ہو یا آقا، سفید فام ہو یا سیاہ فام تمام مسلمانوں کو سیادت و قیادت کا علی السوار مستحق قرار دیتا ہے۔ چنانچہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو خرید کر آزاد فرمایا تو حضرت عمر رض نے فرمایا:-

ابو بکر سیدنا اعتق سیدنا — ہمارے سردار ابوبکر رض نے ہمارے سردار (بلال رض) کو آزاد کیا۔

اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کو ظاہر کرتے ہوئے بیان فرمایا تھا کہ حضرت سلمان فارسی ہمارے اہل بیت میں سے ہیں۔

حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ کی توصیف ان الفاظ میں کی جا رہی ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ — اور بعض آدمی ایسا بھی ہے کہ اللہ کی رضا جوئی میں اپنی جان صرف کر ڈالتا ہے

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے بارے میں قرآن میں یوں ارشاد فرمایا گیا ہے۔

إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ — مگر جس شخص پر زبردستی کی جاوے بشرطیکہ اسکا قلب ایمان پر مطمئن ہو۔

آج بھی ایک یہودی عالم کی شہادت ہمیں عہد نبوت کا وہی واقعہ یاد دلاتی ہے جو حضرت عبداللہ بن سلام کے اسلام لانے کے وقت پیش آیا تھا۔ حسن اتفاق سے یہ دونوں جید عالم شمار کئے جاتے ہیں۔ اگر عبداللہ بن سلام اپنے وقت کے مشہور و معروف عالم دین تھے تو ہمارا نو مسلم بھائی زکی بھی مصر کے علمائے اعلام میں شمار کیا جاتا ہے اور شعبہ دستور کا ایک ممبر ہے۔ یہودیوں کے نزدیک بھی بڑا اونچا مقام رکھتا ہے۔ عربی زبان میں بیان و ثقافت کا ماہر ہے۔ مال و دولت کی فراوانی ہے اگر کسی چیز کی کمی تھی تو صرف

ہدایت کی۔ خدا کا فضل ہے کہ اسے آج بھی نصیب ہے اور وہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے آج مصر میں نہایت اطمینان وسکون سے اسلام کے سایہ میں زندگی گذار رہا ہے۔

ہمارے نومسلم بھائی کے تاثرات اور اسلام لانے کی پوری تفصیل مصر کے مشہور جریدہ **الاھرام** نے اپنی ایک قریبی اشاعت میں شائع کیا ہے ہم قارئین اسلامی دنیا کی معلومات اور دلچسپی کے لئے اس کا خلاصہ پیش کرتے ہیں۔

میرے دل میں بار بار یہ سوال اٹھا کہ دعویٰ نبوت کی حقانیت پر کونسی دلیل مفید ہوسکتی ہے یہ خیال بہت دنوں تک میرے افکار وخیالات پر چھایا رہا اور میں اکثر اس کی تلاش میں رہا جویندہ یابندہ کے مصداق مجھے نبوت کی علامت تاریخ کے ایک ایسے عظیم انسان کے اندر نظر آئی جس نے نہ تو کسی مادرزاد اندھے کو بصیر بنایا اور نہ کسی ابرص زدہ کو اچھا کیا البتہ وہ ایک مکمل انسان تھا انسانیت کی تکمیل اس کے اندر بدرجہ اتم موجود تھی ایک طرف وہ بازار میں چلتا پھرتا تھا اور کھاتا پیتا بھی تھا دوسری طرف وہ اخلاق حمیدہ کا مجسمہ تھا اس پر قرآن جیسی عظیم کتاب نازل ہوئی جو انبیاء سابقین کی خبر دیتی ہے انسانوں کے لئے خدائی قانون پیش کرتی ہے۔ یہ دیکھ کر میرا یقین اور کامل ہوگیا اور میں نے اس دین کا گہرا مطالعہ شروع کر دیا یہاں تک کہ اس دین کی خوبی نے مجھے بے خود کر دیا اور میں کتنے دنوں تک یہی سوچتا رہا کہ کس طرح اس کے حسن وجمال تک رسائی حاصل کروں چونکہ اس دین کو دوسرے ادیان کے مقابلہ میں میں نے مکمل اور پہلے ادیان کا تصدیق کنندہ پایا اس لئے بڑی آسانی سے بغیر کسی شک وشبہ کے آگے ہی بڑھتا گیا یہاں تک کہ آخری منزل پر پہنچ گیا جو میرے لئے مسلمان ہونے کی شکل میں ظاہر ہوئی

دوسری خاص بات مجھے اسلام میں یہ نظر آئی کہ ایک یہودی یا نصرانی جب اسلام لاتا ہے تو اسے یہ محسوس نہیں ہوتا کہ میں نے اپنے دین کو بالکلیۃ بھلا دیا یا اسلام نے میرے سابق دین کو قلب سے نکالکر پھینک دیا۔ مثلاً یہودی انبیاء بنی اسرائیل پر ایمان رکھتا ہے اسی طرح حضرت موسیٰؑ پر بھی اس کا ایمان ہوتا ہے اور جب وہ حلقہ بگوش اسلام ہوجاتا ہے تو اسے قرآن میں ان انبیاء بنی اسرائیل کے سیکڑوں واقعات نظر آتے ہیں۔ وہ دیکھتا ہے کہ جگہ جگہ قرآن میں حضرت موسیٰ کا تذکرہ مختلف شکلوں میں ہوتا ہے مثلاً

إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۔ وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ قَالَ أَلْقِهَا يَا مُوسَىٰ فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ (سورۂ طٰہ ۱۲ - ۲۰)

قرآن میں حضرت موسیٰؑ اور انبیاء بنی اسرائیل سے متعلق صرف یہی ایک قصہ نہیں ہے بلکہ اس قسم کے دسیوں قصے قرآن میں جا بجا موجود ہیں جب ایک یہودی مسلمان ہوتا ہے تو اسے قرآن میں یہ سب چیزیں ملتی ہیں جس کی وجہ سے اسے کوئی اجنبیت نہیں محسوس ہوتی اور وہ دین موسوی اور دین اسلام کے درمیان بڑی آسانی سے ہم آہنگی پیدا کر لیتا ہے۔

اسی طرح جب کوئی مسیحی مسلمان ہوتا ہے تو قرآن میں اسے بھی حضرت مریم بنت عمران کا تفصیلی واقعہ ملتا ہے۔ اور حضرت یحییٰؑ کا واقعہ بھی موجود ملتا ہے جیسا کہ قرآن میں فرمایا گیا ہے۔ "يَا يَحْيَىٰ خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ" اسے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انجیل سے بھی اچھے پیرایہ میں قرآن حضرت یحییٰؑ اور حضرت مریمؑ کا تذکرہ کرتا ہے جیسے کہ یہودی کو معلوم ہوتا ہے کہ قرآن میں حضرت موسیٰ اور انبیاء بنی اسرائیل کا تذکرہ توریت سے بھی زیادہ تفصیل سے بیان ہے

مطالعہ اسلام کے سلسلہ میں اس مندرجہ ذیل واقعہ نے بھی بہت متاثر کیا جو خالص سنت کی روشنی میں ہمارے سامنے موجود ہے کہ

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی اور مدینہ پہنچے تو وہ عید کا دن تھا اور اس وقت جیسا کہ معلوم ہے کہ مدینہ میں کثرت سے یہودی آباد تھے۔ آپ نے ادھر ادھر شاہراہوں اور راستوں پر لوگوں کو پایا کر اس کا سبب پوچھا تو لوگوں نے بیان کیا کہ آج ہم عید منا رہے ہیں اور دوسرے (یہودی) لوگ روزہ سے ہیں۔ یہ سنکر آپ نے بھی روزہ رکھا اور فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے روزہ کا مجھ سے زیادہ مستحق کون ہوسکتا ہے؟

اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس ایک واقعہ نے بھی مجھے کافی متاثر کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ کے کسی راستہ پر چل رہے تھے کہ انھوں نے ایک معمر یہودی کو دیکھا جو اپنے ڈنڈے پر ٹیک لگاکر چل رہا تھا اور اندھے ہونے کے سبب ڈنڈے سے راستہ کو ٹٹول رہا تھا۔ حضرت عمرؓ اس کے پاس پہنچے پہلے آپ نے اس کا جزیہ معاف فرمایا کیونکہ وہ اب بالکل بڈھا ہوچکا تھا اور کھانے کمانے سے بالکل مجبور تھا۔ اس کے بعد اسے اپنے ساتھ لے گئے اور بیت المال سے اس کا وظیفہ مقرر فرمایا اور اس کے ایک دوست کو مقرر کر دیا کہ وہ اس بڈھے یہودی کو گھمایا پھرایا کرے اور بیت المال ہی سے اس رہبر کا بھی وظیفہ مقرر فرمادیا ہے۔

نیز اس دوران میں مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ حقیقی اشتراکیت اسلام کی آغوش میں ہے اس کے سامنے کمیونزم اور سوشلزم کی اشتراکیت ہیچ ہے اسکا زندہ ثبوت عہد صدیقی کے اس ابتدائی واقعہ میں ملتا ہے جبکہ مرتدین نے زکوٰۃ دینے سے انکار کردیا تھا اور اس کے جواز میں رکیک استدلال پیش کیا تھا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے زکوٰۃ کے موقف کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے استقلال سے بھرپور جواب دیا کہ "خدا کی قسم اگر انھوں نے زکوٰۃ تو درکنار اگر اونٹ کی وہ رسی بھی نہ دی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیا کرتے تھے تو میں ان سے قتال کرونگا"۔ اسکا پس منظر اتنا شاندار نکلا کہ تاریخ میں اسکی مثال ملنی مشکل ہے چنانچہ بلاد مسلمین میں ایک بھی مسلمان فقیر باقی نہ رہا۔

اسلام صرف اقتصادی اشتراکیت پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ ادبی و اخلاقی اشتراکیت پر بھی کافی زور دیتا ہے کیونکہ اس کے سامنے یہ حقیقت بالکل واضح ہے کہ تمام بنی نوع انسان ایک ماں باپ کی اولاد ہیں اس سلسلہ میں آثار و احادیث اور آیات بھی موجود ہیں۔ قرآن کہتا ہے

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ (سورہ حجرات ۱۲)	اللہ کے نزدیک تم میں سب سے بڑا شریف وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے

ایک حدیث میں فرمایا ہے

كلكم لآدم وآدم من تراب۔ لا فضل لعربي على عجمي الا بالتقوى	تمام انسان حضرت آدمؑ سے پیدا ہوتے ہیں اور خود حضرت آدمؑ مٹی سے نہ کسی عربی کو عجمی پر فضیلت و برتری ہے نہ کسی عجمی کو عربی پر۔ البتہ تقوی اور اطاعت خداوندی سے فضیلت ہوتی ہے۔

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے

الناس سواسية كاسنان المشط	تمام لوگ اسطرح برابر ہیں جیسے کنگھی کے دانت برابر ہوتے ہیں

اس سلسلہ کی ایک اور حدیث ہے

ورب عبد حبشي لو ... بہت سے ایسے کالے حبشی غلام

اقسم علی اللہ لابرہ } بھی ہیں کہ اگر وہ کسی کام میں اللہ کی قسم کھا جائیں تو اللہ اس کام کو پورا کرکے انکو قسم سے بری کر دیتا ہے۔

ان احادیث و آیات کو سامنے رکھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ تمام انسان حقوق میں برابر کے شریک ہیں ایک کو دوسرے پر کوئی فضیلت نہیں ہے اگر کوئی فضیلت ہو سکتی ہے تو صرف تقویٰ اور اطاعت خداوندی کی فضیلت ہو سکتی ہے ورنہ مالدار فقیر، امیر غریب، بہادر بزدل تمام کے تمام نماز میں ایک ہی صف میں کھڑے ہوتے ہیں اس میں نہ کسی کو تقدم ہوتا ہے نہ کسی کو کسی پر کسی قسم کی کوئی فضیلت و برتری ہوتی ہے۔

یہی چند حقیقتیں تھیں جو ذہن کے ارد گرد گردش کر رہی تھیں اور میرے وجدان کی گہرائی میں جب کبھی چٹکیاں لیا کرتی تھیں۔

یہاں پہنچنے کے بعد کچھ بے لگام زبانیں یہ اعتراض کرتی ہیں کہ ان حقائق کی موجودگی میں اب تک اسلام نہ لانے کا کیا سبب ہے؟ آیا کوئی خوف و ہراس مانع تھا؟ یا کوئی صنعت و تجارت اسلام کو قبول کرنے سے ابتک روکے ہوئے تھی؟

ان غیر متعلق سوالات کے سلسلہ میں صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ خوف و ہراس کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ یہاں کا ہر باشندہ حقوق و شہریت میں برابر کا شریک ہے اور ہر ہر فرد اپنے دین و مذہب میں مختار اور آزاد ہے کسی پر کوئی جبر نہیں۔ رہا صنعت کا سوال تو میں ایک صاحب صنعت آدمی ٹھہرا جس کے پاس دسوں برس سے ایک خاص صنعت ہے اور اسی میں اس نے ساٹھ سالہ زندگی گذار دی رہا یہ کہ سائل کی مراد یہاں کس صنعت سے ہے؟ یہ مقصد تو نہیں کہ میں مکمل دینی اور اسلامی آدمی بن جاؤں؟ اگر یہی مقصد ہے تو بھلا میں ان لوگوں سے کیسے سبقت لیجا سکتا ہوں جنھوں نے اسلام کو وراثت میں پایا ہے اور اس کو برسوں پڑھا پڑھایا ہے اور اپنے ایمان کو تر و تازہ رکھا ہے۔

ہاں اگر سائل کا مقصد میرے اسلام سے تجارت ہے تو وہ حق بجانب ہے اور بے شک اسلام کو میں نے تجارت سمجھ کر اختیار کیا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ	کیا میں تمکو ایسی تجارت بتلاؤں
مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ تُؤْمِنُوْنَ	جو تمکو ایک دردناک عذاب سے
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ	بچائے تم لوگ اللہ پر اور اسکے رسول پر
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ	ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے
وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ	مال و جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے
لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ	بہت ہی بہتر ہے اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو
يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ	اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کریگا
يُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ	اور تمکو ایسے باغوں میں داخل کریگا
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ	جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی اور
طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ	عمدہ مکانوں میں جو ہمیشہ رہنے کے
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (سورۂ صف ۹-۱۲)	باغوں میں ہونگے یہ بڑی کامیابی ہے۔

اور سچ تو یہ ہے کہ میں دو سال سے اپنے اسلام کے اعلان کا ارادہ کر رہا تھا چنانچہ میں نے انتہائی رازدارانہ طور پر اپنے دوست استاذ محمد سے اس کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے بحث و مباحثہ کے بعد یہ رائے دی کہ میں کسی بھی وقت اپنے اسلام کا اعلان کر دوں۔ میں یہ سب پروگرام بنا ہی رہا تھا کہ میری بیٹی نے بڑھ کر اپنے اسلام لانے کا اعلان کر دیا جس کو میں اسلام کے متعلق بہت کچھ بتلایا سکھایا کرتا تھا۔ اس کے بعد مجھے شرمندگی ہوئی اور میں ڈرا کہ کبھی اس عالم میں موت آجائے تو کہیں کا بھی نہ رہ سکوں گا چنانچہ میں نے بھی اپنے اسلام لانے اور مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا۔